Popular Front of India

G-78, 2nd Floor, Shaheen Bagh, Kalindikunj, Noida Road, New Delhi- 110025
website: www.popularfrontindia.org email: popularfrontmail@gmail.com Tel: 011- 29949902

۱۴ر ستمبر ۲۰۱۷

کالیکٹ میں منعقدہ پریس کانفرنس میں جاری کردہ بیان

پاپولر فرنٹ آف انڈیا کے چیئرمین ای ابوبکر نے کل کالیکٹ، کیرلہ میں منعقد ایک میڈیا کانفرنس کے دوران کہا کہ پاپولر فرنٹ کی سرگرمیوں پر روک لگانے کے لئے چند میڈیا میں نشر کی جا رہی حالیہ خبروں کا سلسلہ مکمل طور سے جمہوریت مخالف ہیں۔ تنظیم ایسی تمام کوششوں کو روکنے کی خاطر قانونی وسائل اپنانے کے لئے پوری طرح سے تیار ہے۔ پریس کانفرنس میں کیرلہ کے صوبائی صدر نصر الدین ایلامرم بھی شریک رہے۔ لیڈران نے یہ بھی اعلان کیا کہ تنظیم کی پالیسیوں اور نظریات کی وضاحت کے لئے ملک کے مختلف حصوں میں عوامی اجلاس منعقد کئے جائیں گے۔

ذیل میں مکمل بیان نقل کیا جاتا ہے:

پاپولر فرنٹ کی سرگرمیوں کو روکنے کی کوشش، جمہوریت مخالف

ایسا لگتا ہے کہ اقتدار میں بیٹھی دائیں بازو کی ہندوتوا حکومت، پاپولر فرنٹ آف انڈیا کو بدنام کرنے اور اس کے خلاف جھوٹے پروپگنڈے جیسے جمہوریت و دستور مخالف طریقے اپنا کر تنظیم کی سرگرمیاں روکنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ہم اس طرح کی تمام کوششوں کی سختی سے مذمت کرتے ہیں۔ پاپولر فرنٹ کے خلاف سنسنی خیز کہانیوں کے نئے ایپیسوڈ کی شروعات، ٹائمس گروپ سے متعلقہ مختلف میڈیا کے ذریعہ کی گئی۔ جس کی بنیاد تفتیشی ایجنسی کے ذریعہ وزارت داخلہ کو مبینہ طور پر سونپی گئی دستاویزات کو بنایا گیا ہے۔ واضح رہے کہ یہ دستاویزات 2008 میں یواے پی اے کے قانون میں کی گئی ترمیمات کے حصے کے طور پر تیار کی گئی ہیں۔

میڈیا کا یہ منحوس پروپگنڈا اسی وقت واضح ہو گیا تھا، جب ٹائمس ناؤ چینل نے آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے نائب صدر و امیر جماعت اسلامی ہند مولانا جلال الدین عمری کے حوالے سے ایک غلط رپورٹ نشر کی تھی۔

این آئی اے کی رپورٹ میں بنیادی طور پر تنظیم پر درج ذیل چار الزامات عائد کئے گئے۔ ان میں سے ایک الزام، حضرت محمد ﷺ کی شان میں انتہائی نازیبا الفاظ میں گستاخی کرنے والے پروفیسر پر حملہ کرنے کا ہے۔ حالانکہ پاپولر فرنٹ نے اُسی وقت ایک پریس کانفرنس میں، صاف طور پر اس کی وضاحت کر دی تھی کہ تنظیم اس معاملے میں بالکل بھی شریک نہیں ہے۔ جہاں تک نارتھ واقعے کی بات ہے، تو وہ تنظیم کی سالانہ قومی مہم 'صحت مند لوگ، صحت مند ملک' کے تحت ہمارے ممبران کے ذریعہ منعقد کیا گیا ایک صحت بیداری پروگرام تھا۔ جس کو جان بوجھ کر اسلحہ کی ٹریننگ کی کہانی میں بدل دیا گیا۔ اس کیس میں کیرلہ ہائی کورٹ نے یواے پی اے کی بات خارج کر دی تھی اور سپریم کورٹ نے بھی ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف کی گئی این آئی اے کی اپیل کو منظور کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ تیسرا الزام یہ لگایا گیا کہ تنظیم شام و عراق میں سرگرم داعش کے لئے ممبروں کی بھرتی کر رہی ہے۔ 18 کروڑ مضبوط ہندوستانی مسلمانوں میں سے صرف 60 لوگوں کے بارے میں یہ مانا جا رہا ہے کہ وہ شام یا افغانستان کی طرف گئے ہیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ پاپولر فرنٹ نے اپنے ممبران کو بہت پہلے ہی داعش جیسی پراسرار جماعتوں اور سوشل میڈیا پر نوجوانوں کو ورغلانے کی ان کی چال سے چوکنّا کر دیا تھا۔ جب کبھی بھی ایسی جماعتوں

کی جانب، کسی کے اندر ذرا بھی جھکاؤ نظر آیا تنظیم نے ایسے لوگوں کو فوراً تنظیم سے باہر کا راستہ دکھا دیا۔ تنظیم کی اس پالیسی سے تمام ممبران کو وقت پر ہی ایک سرکلر کے ذریعہ آگاہ کر دیا گیا تھا۔

اس کے علاوہ منجیری میں واقع دینی تعلیمی ادارے ستیہ سارنی کو، ہندوتوا طاقتوں کے نسل پرستانہ پروپگنڈے 'لَو جہاد' سے جوڑنے کی کوشش بھی مکمل طور سے بے بنیاد ہے۔ اسلام قبول کرنے والی خاتون ہادیہ کو، اس کی خواہش کے مطابق اسلامی تعلیم کے حصول کے لئے ستیہ سارنی میں داخل کرنے کا فیصلہ کیرلہ ہائی کورٹ کی ڈویژن بنچ نے دیا تھا۔ اسی کورٹ نے اے ایس زینب کو ہادیہ کی مقامی سرپرست کے طور پر مقرر کیا تھا۔ واضح رہے کہ ستیہ سارنی کوئی مذہب تبدیل کرانے کا مرکز نہیں ہے؛ یہ ایک تعلیمی مرکز ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ ہر ہندوستانی شہری کو اپنی مرضی سے کوئی بھی مذہب قبول کرنے اور اس کی دعوت عام کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔

پاپولر فرنٹ ایک ایسی تنظیم ہے جس کے ہزاروں ممبران ہیں اور جو ملک کے مختلف حصوں میں سرگرم عمل ہے۔ تعلیم اور خواندگی کو فروغ دینے اور غربت کے خاتمے پر مشتمل اس کے مختلف پروگراموں کو حکومت کی جانب سے سراہا گیا ہے۔ پاپولر فرنٹ کا یہ موقف کہ موجودہ وقت میں ملک کے لئے سب سے بڑا خطرہ فسطائیت ہے، آج روز روشن کی طرح عیاں ہو چکا ہے۔ محض اسی وجہ سے یہ تنظیم مرکزی حکومت کے نشانے پر ہے۔ تنظیم اپنے خلاف کی جا رہی تمام کوششوں کو جمہوری و قانونی وسائل کے ذریعہ روکنے اور ان کے مقابلے کے لئے پوری طرح سے کمر بستہ ہے۔

جاری کردہ بیان

ای ابوبکر،

چیئرمین، پاپولر فرنٹ آف انڈیا